جناب مولانا عیسیٰ منصوری *

پاکستان صیہونیت کے شکنجہ میں

سن ۲۰۰۱ء میں نائن الیون کا واقعہ عالمی سیاست کا ٹرننگ پوائنٹ (نکتہ انحراف) جس نے پوری دنیا کو بدل کررکھ دیا بیسویں صدی کے اخیر تک رشیا کی شکست وریخت کے بعد دنیا کی اکلوتی سپر پاور پوری طرح صیہونی شکنجہ میں جکڑی جا چکی تھی امریکی سیاست پر مثلاً صیہونی مسیحی (نیوانجلیکن) گروپ کا قبضہ تھا جن کا بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ حضرت مسیحؑ کی جلد از جلد آمد ثانی کیلئے دنیا کو تیار کرنا ان کا سب سے پہلا اوراہم فریضہ ہے اوراس فریضہ کی الف با یہاں سے شروع ہوتی ہے کہ یہود کی عالمی حکومت دنیا پر قائم ہو یروشلم میں تخت داؤدی بچھے اسرائیلی نسل کا بادشاہ عالمی حکمران کے طور پر تخت نشین ہواس کے بعد کہیں حضرت مسیحؑ کی تشریف آوری ہوسکے گی امریکہ پر مکمل اقتدار گذشتہ تین ہزار سال میں صیہونیت کی سب سے بڑی کامیابی تھی جس کے لئے صیہونی صدیوں سے کوشاں تھے بالآخر صیہونیوں کی کڑی جدوجہد عالمی وسائل پر قبضہ اور طویل سازشوں کے ذریعہ اس عظیم کامیابی کے حصول میں کامیاب رہے۔اس کامیابی کی بدولت مسیحیت جو گذشتہ دو ہزار سال سے سب سے بڑا یہود دشمن مذہب تھا جس کا بنیادی عقیدہ تھا کہ حضرت مسیحؑ کو زندگی بھراذیتیں دینے والے رومن امپائر کو جھوٹی اطلاعات اور شکایتیں پہنچا کر سولی پر چڑھانے والے ان کو اوران کی والدہ محترمہ کو نسب کی سب سے بڑی گالی دینے والے گروہ (یہودیوں) کا استیصال ان کا پہلا مذہبی فریضہ ہے بقول اسرائیل کے مشہور اسکالر وصحافی اور سابق ممبر پارلیمنٹ کے آویزری تقریباً ڈیڑھ ہزار سال تک یورپ میں یہ صورت حال تھی کہ یہودیوں کیلئے تین ہی راستے ہیں (۱) عیسائی بن جائیں (۲) ذبح کردیئے جائیں (۳) جلاوطن ہوجائیں۔ اس عرصہ میں عالم اسلام یہودیوں کا واحد سہارا تھا حتیٰ کہ یہودیوں کی فریاد پر خلافت عثمانیہ کے سلیمان اعظم نے رومن امپائر کو یہودیوں کی خاطر حملے کی دھمکی دی تھی۔غرض تین ہزار سالہ تاریخ میں صیہونیت کی سب سے بڑی کامیابی ایسے دشمن مذہب میں نقب لگا کر اس کے سب سے مؤثر، طاقتور، باوسائل اور بااقتدار طبقہ کو عالمی صیہونی منصوبہ (نیو ورلڈ آرڈر) جو درحقیقت جیو ورلڈ آرڈر ہے کا کارندہ بنانے میں کامیاب ہونا ہے جس طرح نظام شمسی کے تمام سیارے سورج

---

* چیئرمین ورلڈ اسلامک فورم لندن۔

کو مرکز بنا کر اس کے گرد گردش کر رہے ہیں اسی طرح دوسری جنگ عظیم کے بعد مغرب کی سیاست اسرائیل کو طاقتور بنانے اور اسرائیل مخالف عنصر خصوصاً عالم اسلام کو تباہ کرنے کے واحد مرکزی محور پر گھوم رہی ہے یہی موجودہ دور کی سیاست کی سب سے بڑی حقیقت ہے اس موضوع (یعنی اسرائیلی لابی کا امریکہ و یورپ پر اثر و رسوخ) پر گذشتہ دنوں متعدد تحقیقی ضخیم کتابیں امریکہ میں چھپیں مگر آناً فاناً مارکیٹ سے غائب کردی گئیں یورپی ملکوں کی تو مجال ہی نہیں کہ کوئی ایسی کتاب چھاپ کر عالمی صیہونیت کا عتاب مول لے سکے یورپ کے بڑے سے بڑے ملک فرانس، جرمنی، برطانیہ کی کسی بھی حکومت کے خاتمہ کیلئے اسرائیل کا ایک جملہ کافی ہے کہ فلاں گورنمنٹ ملک کو سامی (یہود) دشمن سرزمین بنا رہی ہے غرض نائن الیون صیہونیت کے عالمی غلبہ کا اظہار تھا بلکہ یہ کہا جائے تو بیجا نہ ہوگا جس طرح بیسویں صدی میں دونوں عظیم جنگیں صیہونی منصوبہ تھا کہ ان جنگوں کا اصل فائدہ یہودی قوم کو ہوا ڈھائی ہزار سال کے بعد تاریخ میں پہلی بار یہودی مملکت وجود میں آئی یہی نہیں یورپ و امریکہ کی سیاست معیشت و ذرائع ابلاغ پر مکمل کنٹرول جرمنی سے نکل کر ایک معتوب اقلیت کو حاصل ہو گیا 9/11 جنگ عظیم سے کہیں بڑھ کر کامیاب اور دور رس نتائج کا حامل منصوبہ تھا اس حادثہ کا سو فیصد فائدہ اسرائیل کو پہنچا اور سو فیصد نقصان مسلمانوں کے حصہ میں آیا پاکستان جو دنیا میں اسلام کا قلعہ اور اسلام کی امید سمجھا جاتا تھا اس واقعہ نے اس کی سیاست کا رخ ۱۸۰ درجہ کے زاویہ پر برعکس سمت میں موڑ دیا مشرف صاحب کو نواز شریف صاحب کی منتخب حکومت کا تختہ الٹے ابھی دو سال ہی گذرے تھے اور وہ دل ہی دل میں اپنے اقتدار کو طول دینے کا منصوبہ بنا رہے تھے کہ 9/11 نے ان کی دلی مراد پوری کردی جیسے ہی بش نے دھمکی دیکر اپنے مطالبات رکھے مشرف صاحب کو ان میں اپنی تاحیات بادشاہت نظر آگئی پھر کیا تھا فوراً فوجی سیلوٹ مار کر اس طرح لیس سر کہا کہ امریکی حکمران حیران رہ گئے بقول سابق امریکی وزیر خارجہ کولن پاول کے امریکی سمجھتے تھے کہ مشرف صاحب بمشکل ان کے آدھے مطالبات تسلیم کریں گے وہ بھی اس کے بدلے میں بہت کچھ حاصل کر کے جس میں کم از کم ۴۰ بلین ڈالر قرضے کی معافی سرفہرست ہوگی مگر کولن پاول حیران رہ گئے جب مشرف صاحب نے بغیر کسی شرط و مطالبہ کے سارے مطالبات ایک لحہ میں منظور کر لئے سوچنے کا وقت تک نہیں مانگا مشرف صاحب خوب سمجھتے تھے کہ دنیا کی اکلوتی سپر پاور کا کارندہ بن جانے پر پاکستان میں ان کی حکمرانی پکی ہوگئی جب ایک بار امریکہ کے ہاتھوں اپنی لگام دے دی پھر کیا تھا ہر روز ھل من مزید کا نعرہ امریکہ کا دن بدن DO MORE یہ کافی نہیں اور کرو کا مطالبہ بڑھتا رہا پھر ۲۰۰۷ء کے شروع میں پاکستانی سیاست میں ایک اور موڑ آیا سپریم کورٹ کے چیف جسٹس افتخار چودھری کے خلاف ریفرنس کے واقعہ نے عوام میں مشرف صاحب کی شخصیت و حیثیت کو انتہائی نچلی سطح پر پہنچا دیا اب ہر امریکی DO MORE کی تعمیل اکیلے مشرف صاحب کے بس کا روگ نہیں رہ گیا تو عالمی سیاست کے کھلاڑی (امریکہ و برطانیہ) نے مشرف صاحب کیساتھ دو اور پاٹنر لگانے کا منصوبہ تیار کیا (بے نظیر بھٹو اور الطاف حسین) ایم کیو ایم کی امیج ہزار جتن کے باوجود

ابتک قاتلوں اور دہشت گردوں کے ایک لسانی ٹولے کی ہے جس کے اثرات محض مہاجر طبقہ اور سندھ کے شہروں تک محدود ہیں البتہ بے نظیر صاحبہ ملک کے چاروں صوبوں میں اثرات رکھتی ہیں مشرف صاحب کے ان دونوں پاٹنروں میں قدر مشترک دو باتیں ہیں (۱) امریکہ کی غیر مشروط حمایت واطاعت (۲) واحد دشمن کے طور پر مذہبی انتہاء پسندی کے نام پر پاکستان کی مذہبی طاقتوں اور سیاست میں اسلام کی بالا دستی چاہنے والوں کو تباہ کرنے پر آمادگی چنانچہ جسٹس افتخار چودھری کے واقعہ کے بعد ہم دیکھتے ہیں بے نظیر صاحبہ کے تمام تر بیانات امریکی حکمرانوں کو خوش کر کے خود کو مشرف صاحب سے زیادہ بہتر انداز میں خدمت کا اہل ثابت کرنا رہا مثلاً محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو عالمی اداروں کے حوالے کروں گی امریکی ونیٹو افواج کو پاکستان مین ہر جگہ دشمن کے خلاف کاروائی کی اجازت دوں گی امریکہ کے حسب منشا دینی مدرسوں کو کنٹرول کروں گی اور اپنی ساری طاقت وصلاحیت انٹی امریکی فورس (القاعدہ، مقامی طالبان اور مذہبی جماعتوں کو ختم کرنے پر صرف کروں گی وغیرہ وغیرہ)۔

گذشتہ کئی ماہ سے درجنوں امریکی برطانوی حکومت کے اہل کار بات چیت کے ذریعہ ان تینوں فریق میں سودا بازی (ڈیل) کروانے میں مشغول رہے ساری بات پختہ اس وقت سمجھی گئی جب بے نظیر صاحبہ نے نیو یارک میں اسرائیلی سفیر سے تفصیلی اور طویل مذاکرات کئے اور پاکستان کے مستقبل کا منصوبہ طے کیا ظاہر ہے ان دونوں میں سے کس نے کس کو ہدایات دی ہوں گی یا مطالبات منوائے ہوں گے؟ جس وقت نواز شریف صاحب کو سپریم کورٹ کے فیصلے کے باوجود جدہ روانہ کیا گیا تھا اسی وقت امریکی و برطانوی ذرائع ابلاغ نے کہدیا تھا کہ جب بے نظیر صاحبہ تشریف لائیں گی تو ان کیلئے حکومت کی طرف سے ریڈ کارپیٹ بچھے گا البتہ اتنی احتیاط ضرور برتی گئی کہ امریکہ و برطانیہ کی حکومتوں نے اپنے ممبران پارلیمنٹ اور سینٹر حضرات سے درخواست کی کہ وہ بے نظیر صاحبہ کے ساتھ پاکستان نہ جائیں کہیں پاکستانی عوام بدک نہ جائیں کہ حکمرانی کیلئے امریکی لاؤلشکر آگیا۔ منصوبہ میں صرف چند حضرات کا ساتھ جانا طے پایا جن میں برطانیہ کے سابق یہودی وزیر خارجہ جیک سٹرا شامل ہیں جو پہلے ہی ڈیل کے سلسلے میں جا چکے ہیں۔

پاکستان جیسے تیسری دنیا کے کسی ملک میں بھیڑ جمع کرنا پیسوں کا کھیل ہے یہ مسئلہ اس طرح حل کیا گیا کہ ڈیل کے ذریعہ مشرف صاحب نے بے نظیر سے مالی مقدمات واپس لے کر سویٹزرلینڈ کے بینکوں میں جمع اربہا ڈالرز تک انکی رسائی آسان کردی۔ دوسری طرف پاکستانی میڈیا کے گنتی کے چند باضمیر صحافیوں کے علاوہ میڈیا کے بیشتر لوگوں کی منہ بھرائی بے نظیر صاحبہ کی آمد سے پہلے ہی کر لی گئی۔ چنانچہ ہم نے دیکھا پاکستانی مقبول ترین چینل کا مقبول ترین پروگرام آج کامران خان کے ساتھ میں مشرف صاحب اور شوکت عزیز صاحب کے جو طویل طویل انٹرویو لئے گئے اس کا مقصد ان شخصیات کی امیج کو بہتر بنانا تھا۔ مشرف صاحب سے کوئی ٹیڑھا سوال نہیں کیا گیا جس طرح کے درجن بھر سوال کامران خان نے ایک ہی سانس میں شہباز شریف سے اس رات پوچھ ڈالے جس رات نواز شریف صاحب پاکستان

کیلئے روانہ ہوئے تھے ان سوالات سے شہباز شریف صاحب چکرا کر رہ گئے اور ان کی بولتی بند ہوگئی۔ تمام انتظامات کے بعد دبئی سے چالیس کاروں کا قافلہ چلا۔ پہلے میڈیا نے متحدہ امارات کے حکمران سے بے نظیر صاحبہ کے تفصیلی ملاقات دکھائی اور پہلی بار دبئی ایئرپورٹ پر کسی غیر ملکی شخصیت کو اس طرح کو پروٹوکول دیا گیا۔ کراچی جہاز لینڈ کرتے ہی پوری سندھ اور وفاقی حکومت اس طرح خدمت میں جتی رہی کہ کہیں امریکہ کے نزدیک ان کی خدمت پر آنچ نہ آجائے کہ آج کل امریکہ و مغرب کے نزدیک پاکستان میں جمہوریت نام ہے بینظیر صاحبہ کی شخصیت کا کیونکہ اب واشنگٹن کے احکامات کا وردی کے بجائے دوپٹے کے ذریعہ نفاذ ہوگا۔ گذشتہ ۵ سال سے پاکستانی جمہوریت فوجی بوٹوں تلے رہی تھی۔ سارے اہم فیصلہ جی ایچ کیو میں فرد واحد کرتا تھا پارلیمنٹ اور سو وزیروں کی فوج ظفر موج کی حیثیت محض نمائشی ربر اسٹیمپ کی تھی، بے نظیر صاحبہ کی آمد کے چند گھنٹوں بعد ہی خودکش یا ریموٹ کنٹرول دھماکہ جس نے ڈیڑھ سو کے قریب بے قصور عوام کو موت کے منہ میں دھکیل دیا اور چھ سو کے قریب زخمی ہسپتالوں میں پہنچا دیئے یہ دھماکے کس نے کیئے شاید کبھی پتہ نہ چل سکے لیاقت علی خان کے قتل سے آج تک کون سا قاتل پکڑا گیا یہ سب عالمی طاقتوں کے کھیل ہیں ہاں ایک استثناء ضرور ہے مشرف صاحب کے قتل کے جرم میں درجن بھر سی آئی اے کی نظروں میں کھٹکنے والے افسران موت کی سزا پا چکے ہیں اب تو پورے عالم اسلام کی انٹیلی جنس (خفیہ اداروں) پر سی آئی اے کا تسلط ہو چکا ہے چنانچہ گذشتہ دنوں بے نظیر صاحبہ سے ڈیل کرنے پاکستان کی آئی ایس آئی اور خفیہ اداروں کے سربراہ جاتے رہے اور نواز شریف صاحب کو جدہ واپس لیجانے جو سعودی شہزادے تشریف لائے تھے وہ سعودی انٹیلی جنس کے سربراہ ہیں۔ مشرف حکومت کے تقریباً تمام اہم وزراء سی آئی اے سے سند یافتہ اور منظور شدہ ہیں۔ لگتا اب پاکستان میں سی آئی اے اس پوزیشن میں ہے کہ وہ مقامی خفیہ اداروں کو فہرست دیتی ہے کہ کن کن لوگوں کو گھروں سے اٹھوا کر لاپتہ کرنا ہے اور کن کن کو قتل کرنا ہے۔ دھماکوں کا مقصد و نتیجہ سامنے ہے پاکستان کے مشہور صحافی تجزیہ نگار اور ڈیلی پاکستان کے ایڈیٹر مجیب سیٹھی صاحب کے بقول ان خودکش دھماکوں نے بینظیر صاحب کی مقبولیت کو عروج کی آخری حدوں تک پہنچا دیا اب بے نظیر کہہ سکتی ہیں کہ عوام نے میرے خلاف مقدمات میں عدالتوں کے خلاف اور میرے حق میں فیصلہ دے دیا (دبئی میں وہ عدالتوں کو للکار چکی ہیں) اور یہ ریلی میرے حق میں عوام کا ریفرنڈم ہے مثل مشہور ہے سیاست کے سینے میں دل نہیں ہوتا۔ چنانچہ ابھی شہداء کے جنازے بھی نہیں اٹھے تھے اور پچاسوں لاشوں کی شناخت بھی نہیں ہو پائی تھی۔ ادھر امین فہیم اپنی ٹیم کے ساتھ بات چیت میز پر مشرف صاحب سے نگران حکومت کے سیٹ اپ پر گفتگو کر رہے تھے۔ عوام ہیں ہی بلی چڑھنے یا قربانی کا بکرا بننے کیلئے جس طرح 9/11 کے واقعہ میں ۳۔۴ ہزار کی قربانی دی گئی تاکہ افغانستان کی امارت اسلامیہ جو کسی طرح امریکہ کے قابو نہیں آرہی تھی اور صدام حکومت جس کا سب سے بڑا جرم اسرائیل کو للکارنا تھا کو تہس نہس کرنے کیلئے بہانہ فراہم ہو ادھر کراچی میں بے نظیر کا جشن تھا دوسری طرف پاک فوج نے وزیرستان میں گھروں پر

بمباری کر کے سینکڑوں عورتوں بچوں بوڑھوں کو سڑکوں پر لاڈالا جب پاکستانی میڈیا نے وزیرستان کے لٹے پٹے عورتوں بچوں بوڑھوں کی بے بسی کا منظر دکھایا وزیر خاجہ خورشید قصوری صاحب نے یہ کہہ کر اپنی بے بسی ظاہر کی کہ اگر ہم آپریشن نہ کریں تو نیٹو کی افواج کریں گی وہ ہماری دوست جوٹھہری امریکی دوستی کے متعلق مشہور یہودی اسکالر امریکی پالسی ساز اور سابق امریکی وزیر خاجہ ڈاکٹر ہنری کیسنجر کہہ چکے ہیں کہ آپ امریکہ کی دشمنی کر کے تو بچ سکتے ہیں مگر دوستی کر کے نہیں بچ سکتے اور ایک مشہور عرب سفارت کار کا کہنا ہے آپ دشمن ہیں تو امریکہ منہ مانگی قیمت دے کر خرید لے گا اگر دوست ہیں تو آپ کو بلا قیمت بیچ دے گا۔

تاریخ پھر خود کو دہرا رہی ہے ۱۸۸۷ء میں جب تخت مغلیہ پر برٹش امپائر کی بساط بچھی تھی تو اعلان ہوا تھا خلقت خدا کی ملک کمپنی بہادر کا اور حکم ملکہ وکٹوریہ کا بالکل یہی منظر سامنے ہے امریکہ بہادر نے پورا منصوبہ بنا کر دے دیا ہے کہ آئندہ دو مہینوں میں جمہوریت جمہوریت کا کھیل کھیل کر تم نے کیا کرنا ہے اب اس میں کوئی شبہ نہیں رہا جو ملک پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ کے نعرے اور اسلام کا عمل ماڈل و نمونہ پیش کرنے کے عنوان سے وجود میں آیا تھا اس پر حکم چلے گا امریکہ بہادر کے پردے میں اسرائیل اور صیہونی لابی کا ظاہری عنوان خواہ کچھ ہو حقیقی عنوان صرف ایک پے در پے جیو ورلڈ آرڈر کا نفاذ۔

سب سے زیادہ افسوس پاکستان کے مذہبی حلقوں پر ہے انہوں نے ساٹھ سال سے نفاذ اسلام کے نعرے ضرور لگائے مگر کوئی گراؤنڈ ورک نہیں کیا حتیٰ کہ فلسطین کی حماس یا مصر واردن کی اخوان کی طرح خدمت خلق اور فلاحی کاموں پر بھی توجہ نہیں دی پاکستان کے مذہبی حلقوں کی سب سے بڑی غلطی سی آئی اے کے پروپیگنڈے میں آ کر روس کے خلاف استعمال ہونا ہے افغانستان میں ۱۵ لاکھ مسلمان شہید ہوئے تقریباً اتنے ہی اپنے اعضاء گنوا کر معذور اور تقریباً اتنے جلا وطن ان سب قربانیوں کا ریزلٹ و نتیجہ یہ نکلا کہ امریکہ دنیا کی اکلوتی سپر پاور بن کر عالم اسلام پر چڑھ دوڑا اگر پچیس، پچاس سال روس و امریکہ کی سرد جنگ چلتی رہتی اس درمیان میں ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی کوششوں سے درجن بھر مسلم ملک ایٹمی طاقت بن گئے ہوتے تو عالم اسلام امریکہ کے آگے اس قدر بے بس تو نہ ہوتا۔

سوال ہے کیا مصور پاکستان علامہ اقبال، قائداعظم، لیاقت علی خان، نواب بہادر یار جنگ، مولانا شبیر احمد عثمانی، سردار عبدالرب نشتر، خواجہ ناظم الدین، حسین سہروردی شہید، پیر مانکی شریف وغیرہ کو ملکی ذریعہ سے اس بات کا علم ہو جاتا کہ پاکستان کے تمام اہم فیصلے دشمنان اسلام (مغرب طاقتیں) کریں گی تو کیا وہ پاکستان بنوانے کیلئے لاکھوں جانوں اور عصمتوں کی قربانی دیتے؟